شہیدِ مِلّت

وہ ۱۶/ اکتوبر ۱۹۵۱ء کی خوشگوار سہ پہر تھی۔ راولپنڈی کے کمپنی باغ میں ہزاروں آدمی جمع تھے۔ وہ اپنے محبوب رہنما اور وزیرِاعظم لیاقت علی خان کی تقریر سننے کے لیے آئے تھے۔

لیاقت علی خان تقریر کرنے کے لیے اُٹھے تو فضا "پاکستان زندہ باد" "قائدِاعظم زندہ باد" اور "قائدِ مِلّت زندہ باد" کے نعروں سے گونج اُٹھی۔ لیاقت علی خان مسکراتے ہوئے آگے بڑھے۔ ابھی اُنھوں نے "برادرانِ مِلّت" ہی کہا تھا کہ پستول کی گولی آ کر اُن کے سینے میں لگی اور وہ اسٹیج پر گر گئے۔ زندگی سے موت کی وادی کی طرف بڑھتے ہوئے قائدِ مِلّت نے کلمہ طیّبہ پڑھا اور کہا "خدا پاکستان کی حفاظت کرے"۔ یہ اُن کے آخری الفاظ تھے۔ قاتل کی گولی نے قائدِ مِلّت کو "شہیدِ مِلّت" بنا دیا۔ شہید ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ یوں اللہ تعالیٰ نے لیاقت علی خان کو یہ بلند مرتبہ عطا کر دیا۔

شہیدِ مِلّت لیاقت علی خان صرف پاکستان کے وزیرِاعظم نہیں تھے، بلکہ وہ قائدِاعظم محمّد علی جناحؒ کے بعد تحریکِ پاکستان کے سب سے بڑے رہنما تھے۔ اُنھوں نے پاکستان کا پیغام برِّصغیر کے ہر حصّے تک پہنچایا۔ اُنھوں نے رات کی نیند اور دن کا آرام مسلمان قوم کے لیے قربان کر دیا۔ وہ اُن

لوگوں میں سے تھے جو یہ نہیں سوچتے کہ اس کام سے مجھے کیا ملے گا۔ وہ یہ سوچتے تھے کہ میں قوم کو کیا دے سکتا ہوں۔

لیاقت علی خان، آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکریٹری تھے۔ اُنھوں نے ۱۹۳۶ء کے بعد مسلم لیگ کی نئے سرے سے تنظیم کی۔ عام لوگ جو مسلم لیگ میں شامل نہیں تھے، مسلم لیگ میں شریک ہوتے گئے۔ یوں مسلم لیگ، مسلمانوں کی نمائندہ جماعت بن گئی۔

پاکستان بننے کے بعد لیاقت علی خان وزیرِاعظم بن گئے۔ اُنھوں نے اس زمانے میں بڑی محنت سے کام کیا۔ سرکاری خزانہ خالی تھا، دفتروں میں قلم کاغذ نہ تھا۔ ایسے حالات میں قائدِاعظمؒ کے بعد لیاقت علی خان ہی نے لوگوں میں حوصلہ پیدا کیا۔ قائدِاعظمؒ نے کہا "لیاقت علی خان میرے دستِ راست ہیں"۔ ہم تو جانتے ہی ہیں کہ ہمارا سیدھا ہاتھ ہی ہمارے سب سے زیادہ کام کرتا ہے۔

کراچی میں لیاقت علی خان شہید نے ایک بار کہا "جب پاکستان کو خون کی ضرورت پڑے گی تو سب سے پہلے لیاقت اپنا خون پیش کرے گا۔" اُنھوں نے جو کچھ کہا وہ کر دکھایا۔

شہیدِ مِلّت بے حد ایمان دار انسان تھے۔ جب وہ شہید ہوئے تو بینک میں اُنھوں نے صرف چند سو روپے چھوڑے۔ وہ نواب زادہ تھے۔ پاکستان آئے تو سب کچھ پاکستان اور مسلمان قوم کے لیے ہندوستان میں چھوڑ آئے۔

شہیدِ ملت نے چھپن سال کی عمر پائی۔ وہ یکم اکتوبر ۱۸۹۵ء میں کرنال میں پیدا ہوئے اور ۱۶/اکتوبر ۱۹۵۱ء کو شہید ہوگئے۔ اُنھیں کراچی میں قائدِ اعظمؒ کے مزار کے احاطے میں دفن کیا گیا۔

زندگی کی قدر و قیمت کا حساب اس سے نہیں لگایا جاتا کہ کون کتنے سال جیا۔ بلکہ یہ کہ کس نے اپنی زندگی میں کیسے کام کیے۔ شہیدِ ملّت نے ایسی زندگی گزاری اور ایسی موت پائی کہ پاکستانی قوم ہمیشہ اُنھیں یاد رکھے گی۔

مشق

(الف) نیچے دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیے:

۱- شہیدِ ملّت لیاقت علی خان کب اور کہاں شہید ہوئے؟

۲- تحریکِ پاکستان میں شہیدِ ملّت کی کیا اہم خدمات ہیں؟

۳- انھوں نے کراچی کے ایک جلسۂ عام میں قوم سے کیا کہا تھا؟

۴- شہادت کے وقت اُن کی زبان پر آخری الفاظ کیا تھے؟

(ب) مندرجہ ذیل الفاظ اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

خوش گوار - فضا - بلند - تحریک - مرحوم - راست

(ج) مذکّر کے مؤنث اور مؤنث کے مذکّر بنائیے:

برادر - فقیر - بیگم - خان - استاد - نائی - ممانی - گائے

(د) مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے:

۱- یہ مکان بڑا ہے۔

۲- یہ میز بڑی ہے۔

۳- یہ مکانات بڑے ہیں۔

۴- یہ میزیں بڑی ہیں۔

اب آپ ذیل کے جملوں میں خالی جگہوں کو نیچے دیے ہوئے مناسب الفاظ سے پُر کیجیے:

۱- یہ سڑک بہت ________ ہے۔

۲- زیادہ ________ ہونا صحت کے لیے اچھّا نہیں۔

۳- اس باغ کے تمام درخت بہت ________ ہیں۔

۴- ________ مچھلیاں ________ مچھلیوں کو کھا جاتی ہیں۔

۵- افریقہ میں بہت ________ جنگلات ہیں۔

(گھنے - بڑی - اونچے - چھوٹی - موٹا - چوڑی)